تربیتِ اولاد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو رحمہ اللہ

دار السلام
DARUSSALAM

دارُالسّلام
کتاب وسُنّت کی اِشاعت کا عالمی اِدارہ
ریاض ○ جدہ ○ شارجہ ○ لاهور
لندن ○ هيوسٹن ○ نيو يارك

دارالسلام
DARUSSALAM

ہیڈآفس : پوسٹ بکس:22743 الرّیاض:11416 سعودی عرب فون : 4043432 - 4033962 (1 00966)
فیکس :4021659 ای میل : darussalam@naseej.com.sa بک شاپ فون وفیکس:4614483
جدہ فون:6807752 فیکس:6173448 02 الخبر فون وفیکس : 8692900 03
شارجہ فون : 5632623 (009716) فیکس : 5632624 (009716)

پاکستان : ① 50 لوئرمال نزد ایم ۔ اے ۔ او کالج لاہور فون:7232400 - 7240024 (42 0092)
فیکس:7354072 ای میل:darussalampk@mail.com
② رحمان مارکیٹ 'غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور فون:7120054 فیکس:7320703

لندن: والتھاسٹو برانچ فون:5202666 فیکس : 5217645 (208 0044) ریجنٹ پارک برانچ فون : 7243363 207
ہیوسٹن فون :7220419 فیکس :7220431 (713 001) اِی میل darsalam@dar-us-salam.com.
Website: http://www.dar-us-salam.com
نیویارک فون:5925 625 (718 001)

تربیتِ اولاد

فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
لندن • ہیوسٹن • نیو یارک
DARUSSALAM

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

عرض ناشر

معاشرے کی اصلاح کا دارومدار بچوں کے حسن تربیت پر ہے۔ بچے کسی بھی قوم کا وہ اہم سرمایہ ہوتے ہیں جس پر اس قوم کی عظمت و رفعت کی بنیادیں استوار کی جاتی ہیں۔ جس عمارت کی بنیادیں کمزور اور کھوکھلی ہوں گی' اس کے گرنے میں کیا کسر باقی رہ سکتی ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک خیروفلاح کا ضامن نہیں ہو سکتا' جب تک اس میں پرورش پانے والے بچوں کو والدین کی طرف سے صحیح راہنمائی حاصل نہ ہو۔ اسلامی معاشرے کے قیام و بقاء کے لئے بچوں کی اچھی تربیت نہایت ضروری ہے۔ معاشرے میں جنم لینے والی تمام برائیوں کا باعث' بچوں کی عدم تربیت اور والدین کا ان کی طرف سے غفلت برتنا ہے۔

بچوں کے معصوم دماغ پر گھر کے ابتدائی ماحول میں جو اثرات مرتب ہوتے ہیں' وہ تاحیات ان کے مجموعی مزاج کا اہم حصہ بن جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ گھر' بچے کا وہ پہلا مدرسہ ہے جہاں سے ملنے والی تعلیم و تربیت پورے معاشرے کی تہذیبی اقدار کی محرک اول ہے۔

اولاد کی صالح اور نیک تربیت' والدین کے دیگر فرائض میں سے ایک اہم

فرض ہے۔ مسلمان بچوں کو وہی تعلیم و تربیت دینی چاہیئے جس کا طریقہ رسول اکرم ﷺ نے قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ کے ذریعے سکھلایا۔

زیر نظر کتابچہ میں تقریباً ان تمام باتوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے' جن سے معلوم ہو سکے کہ مسلمان بچوں کی تربیت کے لئے کون سے امور ضروری ہیں اور ان کی مکمل تہذیب کے لئے کن باتوں سے پرہیز لازم ہے۔ دارالسلام ریسرچ سنٹر لاہور کی جانب سے موجودہ ایڈیشن تصحیح و تنقیح اور احادیث کی تخریج کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے' مؤلف' مترجم' ناشر اور اس کی طباعت میں کسی بھی طرح سے معاونت کرنے والوں کے لئے ذریعہ نجات بنائے اور تمام مسلمان بچوں کو حسن اخلاق اور تعلیم اسلام کی دولت سے مالا مال کرے۔ آمین!

خادم کتاب و سُنَّت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام' الریاض۔ لاہور

تمہید

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں۔ اسی سے مدد اور بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اس سے اپنے نفس کی شرانگیزیوں اور برے اعمال سے پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ امابعد:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ﴾ (التحريم٦٦/ ٦)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔"

والدین' اساتذہ اور معاشرہ ان بچوں کی تربیت کے بارے میں اللہ عزوجل کے حضور جواب دہ ہیں۔ اگر وہ اچھی تربیت کریں گے تو بچے اور وہ خود دنیا و آخرت میں سعادت مند ہوں گے۔ اگر تربیت میں غفلت کی تو بچے بدبخت بن جائیں گے جس کا بار ان کی گردن پر ہو گا۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے:

«كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»(صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الجمعة في القرى والمدن، ح: ٨٩٣)

"تم میں سے ہر ایک حکمران ہے اور ہر ایک اپنی رعایا کے بارے میں

جواب دہ ہے۔"

لہٰذا اے معلم! تمہارے لئے نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق خوشخبری ہے:

«فَوَاللهِ لَأَنْ يَّـهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلاً وَّاحِدًا خَيْـرٌ لَّكَ مِنْ حُـمْرِ النَّعَمِ»(صحيح بخاري، كتاب الجهاد والسير، باب دعاء النبي إلى الإسلام والنبوة . . .، ح: ٢٩٤٢)

"اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

اے والدین! تمہارے لئے اس حدیث کی رو سے خوشخبری ہے:

«إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهُ»(صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ح: ١٦٣١)

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین (اعمال) کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں' صدقہ جاریہ' ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا صالح اولاد جو والدین کے لئے دعا کرتی رہے۔"

لہٰذا اے تربیت کرنے والے! سب سے پہلے تجھے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے کیونکہ ان معصوم بچوں کے سامنے تیری شخصیت ایک آئیڈیل (مثال) کے طور پر ہوتی ہے۔ بچوں میں نقالی کا جذبہ ایک فطرتی عمل ہے اس لئے اولاد کے

سامنے استاد اور والدین کا حسن سلوک ہی ان کی سب سے اچھی تربیت ہے۔

❁ بچوں کی تعلیم " لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه " سے شروع کی جائے اور جب وہ ذرا بڑے ہو جائیں تو انہیں اس کے معانی سمجھائے جائیں۔

❁ بچے کے دل میں اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس پر ایمان کا بیج بویا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق' رازق اور فریاد رس ہے۔ وہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔

❁ اولاد کو جنت کی رغبت دلائی جائے کہ وہ اسے ملے گی جو نماز پڑھے' روزے رکھے' اپنے والدین کی اطاعت کرے اور وہ کام کرے جس سے اللہ راضی ہو اور انہیں دوزخ سے ڈرایا جائے کہ وہ اس کے لئے ہے جو نماز نہ پڑھے' اپنے والدین کو ستائے اور اللہ کو ناراض کرے' غیر شرعی کام کرے اور لوگوں کا مال دھوکا' جھوٹ اور سود وغیرہ سے کھائے۔

❁ بچوں کو یہ سکھلایا جائے کہ وہ اللہ ہی سے سوال کریں اور صرف اسی سے مدد طلب کریں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) کو فرمایا تھا:

«إِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ»(جامع الترمذي، كتاب صفة القيامة، باب حديث حنظلة، ح:٢٥١٦)

"جب تو (کسی چیز کا) سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر اور جب تو (کسی معاملے میں) مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ۔"

نماز کی تعلیم

بچوں کو نماز کی تعلیم بچپن ہی سے دینی چاہیئے تاکہ وہ بڑے ہو کر اس کا التزام کریں۔ کیونکہ صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَلِّمُوْا أَوْلَادَكُمُ الصَّلَاةَ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ»
(سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، ح: ٤٩٤، ٤٩٥)

"جب بچے سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں نماز کی تعلیم دو اگر دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھیں تو انہیں سزا دو اور ان (دس سال کے بچوں) کے بستر بھی الگ کر دو۔"

تعلیم کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے سامنے وضو کیا جائے اور نماز ادا کی جائے۔ انہیں اپنے ساتھ مسجد لے جایا جائے اور ایسی کتاب پڑھنے کی ترغیب دی جائے جس میں نماز کی کیفیت درج ہو تاکہ سارے گھر والے نماز کے احکام سیکھ جائیں۔ استاد اور والدین سے یہی کچھ مطلوب ہے اگر وہ اس میں کوتاہی کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ ہوں گے۔

بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دی جائے۔ سورۂ فاتحہ، چھوٹی چھوٹی سورتیں اور "اَلتَّحِیَّات" حفظ کرائیں۔ قرآن وحدیث کے حفظ کیلئے کسی معلم کا انتظام کریں۔

نماز جمعہ اور دیگر نمازیں باجماعت ادا کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کریں اگر کوئی غلطی کریں تو انہیں نصیحت کرتے وقت نرمی سے کام لیں۔ انہیں ڈانٹیں یا جھڑکیں نہیں کہیں وہ نماز ہی نہ چھوڑ دیں جس کی وجہ سے ہم گناہ گار ہوں۔

حرام کاموں سے منع کرنا

اولاد کو کفر' گالی گلوچ' لعن طعن اور بدکلامی سے منع کرنا چاہیئے۔ انہیں نرمی سے سمجھانا چاہیئے کہ کفر حرام ہے جو خسارہ اور دوزخ میں دخول کا سبب بنتا ہے اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کے سامنے اپنی زبانوں کی حفاظت کریں تاکہ انہیں پیروی کے لئے اچھا نمونہ پیش کر سکیں۔

ہمیں اپنی اولاد کو جوئے اور اس کی تمام اقسام سے منع کرنا چاہیئے۔ جیسے قسمت کے کھیل اور شطرنج وغیرہ۔ کیونکہ یہ چیزیں جوئے کی طرف لے جاتی ہیں۔ عداوت چل نکلتی ہے اور یہ باتیں ان کے مال اور وقت کا ضیاع ہیں۔ پھر اس سے ان کی نمازیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔

اولاد کو فحش رسالے پڑھنے اور فلم بینی سے منع کرنا چاہیئے جن سے ان کے اخلاق اور مستقبل کو نقصان پہنچتا ہے۔

بچے کو تمباکو نوشی سے منع کرنا چاہیئے اور اسے سمجھانا چاہیئے کہ ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سے جسم کو نقصان پہنچتا ہے۔ سرطان پیدا ہوتا ہے اور دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اس کی بو ناخوشگوار ہے جو پھیپھڑوں کو بے کار کر

دیتی ہے اس کا کچھ فائدہ نہیں لہٰذا اسے پینا اور اس کی خرید و فروخت حرام ہے۔ اسے اس کے عوض پھل وغیرہ کھانے کی نصیحت کرنی چاہیئے۔

اولاد کو قولاً اور فعلاً سچ بولنے کا عادی بنانا چاہیئے' وہ اس طرح ممکن ہے کہ ہم ان سے جھوٹ نہ بولیں خواہ یہ مذاق کے طور پر ہو۔ اگر ان سے کوئی وعدہ کریں تو اسے پورا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے:

«مَنْ قَالَ لِصَبِيٍّ تَعَالَ هَاكَ(خُذْ) ثُمَّ لَمْ يُعْطِهِ فَهِيَ كَذِبَةٌ» (مسند احمد ٢/ ٤٥٢)

"جس نے بچے سے کہا آؤ یہ (چیز) لے لو پھر اسے کچھ نہ دیا تو یہ جھوٹ ہے۔"

ہم اپنی اولاد کو حرام مال نہ کھلائیں جیسے رشوت' سود' چوری کا مال اور ایسا مال جو فریب سے حاصل کیا گیا ہو۔ کیونکہ ایسا مال ان کی بدبختی' سرکشی اور نافرمانی کا سبب بنتا ہے۔

اولاد کو ہلاکت اور غضب کے الفاظ سے نہ پکاریں کیونکہ دعا کبھی قبول بھی ہو جاتی ہے خواہ وہ اچھی ہو یا بری اور بسااوقات اسی پکار سے اولاد میں گمراہی بڑھتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے بچے سے یوں کہیں اَصْلَحَكَ اللّٰهُ (اللہ تیرا بھلا کرے۔)

انہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے ڈرانا چاہیئے اور شرک یہ ہے کہ اللہ کے سوا فوت شدہ لوگوں کو پکارا جائے اور ان سے مدد طلب کی جائے۔ حالانکہ وہ بھی بندے ہی ہیں جو نفع نقصان کا کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴾ (یونس ۱۰/ ۱۰۶)

"اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مت پکارو جو تمہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان اور اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ ظالموں (یعنی مشرکوں) سے ہو جائیں گے۔"

ستر و حجاب

لڑکی کو بچپن ہی سے پردہ کی ترغیب دینی چاہیئے تاکہ وہ بڑی ہو کر اس کا التزام کرے' اسے فیشنی کپڑے نہیں پہنانا چاہئیں اور نہ ہی پتلون یا صرف قمیص۔ کیونکہ اس میں مردوں اور کفار (کی عورتوں) سے مشابہت اور نوجوانوں کے لئے فتنہ اور انگیخت کا سبب ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ بچی سات سال کی ہو جائے تو اسے سر پر رومال رکھنے اور بالغ ہونے لگے تو چہرہ کو ڈھانپنے کا حکم دیں۔ اسکا ظاہری لباس سادہ' ساتر' لمبا اور کشادہ ہو جو اسکے شرف کی حفاظت کر سکے۔ قرآن کریم تمام مومن عورتوں کو اسی بات کی تعلیم دیتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ﴾

(الأحزاب ۳۳/ ۵۹)

"اے نبی! اپنی بیویوں' بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی چادریں (اوڑھ کر) نیچے لٹکا لیا کریں۔ یہ ان کے لئے موجب شناخت

ہو گا تو کوئی انہیں ایذاء نہ دے گا۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو نمائش کرنے سے منع فرمایا ہے:

﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَـٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ﴾ (الأحزاب۳۳/ ۳۳)

''اور ایام جاہلیت والی زیب و زینت کی طرح بناؤ و سنگھار کا اظہار نہ کیا کریں۔''

اولاد کو یہ وصیت کرنی چاہیئے کہ لڑکا اور لڑکی الگ الگ خاص لباس کا التزام کریں تاکہ ہر کسی کی' دوسری جنس سے تمیز ہو سکے وہ مسلمانوں کے علاوہ دوسری قوموں سے مشابہت والے لباس نہ پہنیں' جیسے تنگ پتلون وغیرہ کیونکہ یہ نقصان دہ عادات ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

«لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، وَلَعَنَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ»(صحيح بخاري، كتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال، وباب إخراج المتشبهين بالنساء من البيوت، ح: ٥٨٨٥، ٥٨٨٦)

''نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں نیز آپ نے مردوں میں سے ان مخنثوں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مَردوں کی سی ہیئت اختیار کرتی ہیں۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ»(سنن أبي داود، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، ح:٤٠٣١ ومسند أحمد ٢/ ٥٠، ٩٢، حديث صحيح)

"جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔"

اخلاق و آداب

ہمیں بچوں کو اس بات کا عادی بنانا چاہیئے کہ وہ کوئی چیز لینے' دینے' کھانے' پینے' لکھنے اور بھلائی کے ہر کام میں اپنا داہنا ہاتھ استعمال کریں۔ انہیں ہر کام سے پہلے ((بِسْمِ اللهِ)) پڑھنے کی تعلیم دینی چاہیئے۔ کھانے' پینے کے متعلق یہ بتائیں کہ وہ بیٹھ کر کھائیں پئیں اور جب کھانے' پینے سے فارغ ہوں تو ((اَلْحَمْدُلِلّٰهِ)) کہیں۔

بچے کو صفائی کا عادی بنانا چاہیئے کہ وہ اپنے ناخن کاٹے' کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئے اسے استنجا کی تعلیم دینی چاہیئے تاکہ وہ پیشاب کے بعد پاکیزگی حاصل کر سکے تاکہ اس کی نماز صحیح ہو اور لباس خراب نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ عرش پر ہے

قرآن کریم' صحیح احادیث' عقل سلیم اور فطرت سلیمہ سب اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ ٱلرَّحۡمَٰنُ عَلَى ٱلۡعَرۡشِ ٱسۡتَوَىٰ ۝ ﴾ (طٰہٰ ۲۰/ ۵)

"رحمٰن (اللہ تعالیٰ) عرش پر مستوی (قائم) ہوا۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿ ءَأَمِنتُم مَّن فِي ٱلسَّمَآءِ أَن يَخۡسِفَ بِكُمُ ٱلۡأَرۡضَ ﴾ (الملك ۶۷/ ۱۶)

"کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ جو آسمان میں ہے وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔"

ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ "وہ' اللہ ہے" جیسا کہ تفسیر ابن الجوزی میں ہے۔ نیز فرمایا:

﴿ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوۡقِهِمۡ ﴾ (النحل ۱۶/ ۵۰)

"وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ بَل رَّفَعَهُ ٱللَّهُ إِلَيۡهِ ﴾ (النساء ۴/ ۱۵۸)

"بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔"

اور فرمایا:

﴿ وَهُوَ ٱللَّهُ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ ﴾ (الأنعام ۶/ ۳)

"اور وہ اللہ تعالیٰ ہے (جو) آسمانوں میں ہے۔"

ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہم اس بات کے قائل نہیں جو جہمیہ (گمراہ فرقہ) کہتا ہے کہ "اللہ

ہر جگہ موجود ہے۔" اللہ تعالیٰ ان باتوں سے بہت برتر و منزہ ہے جو یہ لوگ کہتے ہیں۔

(اس آیت میں ﴿فِي السَّمٰوَاتِ﴾ کا معنی ﴿عَلَى السَّمٰوَاتِ﴾ "آسمانوں پر" ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سننے' دیکھنے اور علم و قدرت کے لحاظ سے ہمارے ساتھ ہے اور اپنی ذات کے لحاظ سے عرش پر قائم ہے جس کی کیفیت معلوم نہیں۔

نمازوں کی فضیلت اور تارک نماز کیلئے وعید

فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ۝ ﴾ (المعارج ۷۰/ ۳۴_۳۵)

"جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں وہی جنت میں عزت و اکرام سے ہوں گے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۗ ﴾ (العنکبوت ۲۹/ ۴۵)

"نماز قائم کرو بلاشبہ نماز بے حیائیوں اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

ارشاد ربانی ہے:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ ٱلَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ ﴾

(الماعون۱۰۷/ ٤-٥)

"ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔"
(یعنی بلاعذر نمازوں کے اوقات میں تاخیر کرتے ہیں)

پیغام الٰہی ہے:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ ٱلْمُؤْمِنُونَ ۝ ٱلَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَٰشِعُونَ ۝ ﴾

(المؤمنون۲۳/ ۱-۲)

"وہ مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱتَّبَعُوا۟ ٱلشَّهَوَٰتِ ۖ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ ﴾ (مریم۱۹/ ۵۹)

"پھر ان (انبیاء) کے بعد وہ لوگ ان کے جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور اپنی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔ عنقریب وہ (جہنم کی وادی) غی میں جائیں گے۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ، قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

يَمْحُوا اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا»(صحيح بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة، ح:٥٢٨، وصحيح مسلم، كتاب المساجد، باب المشي إلى الصلوة ...، ح:٦٦٧)

''بھلا بتاؤ تو! اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے تو کیا اس پر میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ نے جواب دیا: نہیں! کچھ میل باقی نہ رہے گی۔ آپ نے فرمایا پانچ نمازوں کی بھی یہی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطائیں مٹا دیتا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ»

(جامع الترمذي، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة، ح:٢٦٢١)

''ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کا ہے جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔''

نیز فرمایا:

«بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ»(صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلوة، ح:٨٢)

''(مومن) آدمی اور شرک و کفر کے درمیان جو فرق ہے وہ صرف نماز چھوڑنے کا ہے۔''

وضو اور نماز کی تعلیم

① وضو شروع کرنے سے پہلے ((بِسْمِ اللّٰهِ)) پڑھو۔
② اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ' کلی کرو اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑو۔ (تین تین بار ایسا کرو)
③ اپنا چہرہ دھوؤ' پھر کہنیوں تک پہلے دایاں ہاتھ' پھر بایاں ہاتھ (تین تین بار) دھوؤ
④ اپنے پورے سر کا' کانوں سمیت (ایک بار) مسح کرو۔
⑤ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ پہلے دایاں پھر بایاں (تین تین بار)

صبح کی نماز

- صبح کے فرض' دو رکعت ہیں۔ نیت کرو۔ (نیت دل کے ارادہ کا نام ہے۔ زبان سے نیت کے کلمات ادا کرنا خلاف سنت ہے)
- قبلہ رخ ہو جاؤ۔ اپنے ہاتھ کانوں تک بلند کرو اور کہو ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ))
- اپنے سینہ پر بائیں ہاتھ کے اوپر دایاں ہاتھ رکھو اور پڑھو:

«سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلاَ إِلٰهَ غَيْرُكَ»(سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك، ح: ٧٧٥، ٧٧٦)

"اے اللہ! تو پاک ہے اور (ہم) تیری تعریف کے ساتھ (تیری پاکی بیان کرتے ہیں) تیرا نام بابرکت اور تیرا مقام بلند ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

(اس کے سوا کوئی اور مسنون دعا بھی پڑھ سکتے ہو)

پہلی رکعت:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾

﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٢﴾ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٣﴾ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٤﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٥﴾ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٦﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿٧﴾ ﴾ (الفاتحة ١/ ١-٧)

"اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ بہت رحم کرنے والا نہایت مہربان۔ روز جزا و سزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ پر چلائے رکھ۔ (یعنی) ان لوگوں کی راہ (پر) جن پر تو نے انعام کیا۔ ان لوگوں کی راہ پر نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان کی (راہ پر) جو گمراہ ہوئے۔ آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝١ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝٤﴾

(الإخلاص ۱۱۲/ ۱۔٤)

"اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ آپ کہہ دیجئے! وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کی اولاد۔ اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔"

(یا قرآن سے کوئی اور سورت پڑھ لیں جو زبانی یاد ہو۔)

- اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ' تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور تین بار کہو: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) "میرا عظمت والا پروردگار پاک ہے۔"
- سر اٹھاؤ پھر اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور کہو:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

"جس نے اللہ کی تعریف کی اس کو اللہ نے سن لیا۔ اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے۔"

- تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ اپنی ہتھیلیاں' گھٹنے' پیشانی' ناک اور دونوں پاؤں کی انگلیاں زمین پر قبلہ رخ رکھو۔ اپنی کہنیاں بلند رکھو اور تین بار کہو: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) "پاک ہے میرا پروردگار جو بہت بلند ہے۔"
- سجدے سے سر اٹھاؤ' تکبیر کہو' اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور کہو:

«اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ»(سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء بين السجدتين، ح: ٨٥٠، جامع الترمذي، كتاب الصلاة، باب ما يقول بين السجدتين، ح: ٢٨٤)

"اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے عافیت میں رکھ' میرا نقصان پورا کر دے' مجھے ہدایت دے' اور مجھے رزق عطا فرما۔"

- اب دوسری بار سجدہ کرو' تکبیر کہو اور تین بار پڑھو: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى» "پاک ہے میرا پروردگار جو بہت بلند ہے۔"
- اب دوسرے سجدے سے سر اٹھاؤ اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاؤ اور اپنے دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کر کے پاؤں کھڑا رکھو۔ (یہ صورت جلسہ استراحت کہلاتی ہے)

دوسری رکعت

- اب دوسری رکعت کے لئے اٹھو۔ «بِسْمِ اللّٰه» اور سورۂ فاتحہ پڑھو اور کوئی چھوٹی سی سورت یا جو کچھ تمہیں قرآن سے یاد ہو' پڑھو۔
- پہلے کی طرح رکوع اور سجود کرو جیسے سیکھ چکے ہو۔ دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ جاؤ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند رکھو۔ البتہ شہادت کی انگلی اٹھاؤ اسے حرکت دو اور پڑھو:

«اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا

النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ» (صحيح بخاري، كتاب صفة الصلوة، باب التشهد في الآخرة، ح: ٨٣١، ٨٣٥، وصحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، ح: ٤٠٢)

"ہر طرح کی قولی بدنی اور مالی عبادت اللہ ہی کے لئے ہے۔ اے نبی ﷺ! آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے سب نیکوکار بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ» (صحيح بخاري، كتاب الأنبياء، باب رقم ١٠، ح: ٣٣٧٠)

"اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر رحمت بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر رحمت بھیجی بلاشبہ تو قابل ستائش ہے' بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) کو

برکت عطا فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکت فرمائی۔ بلاشبہ تو قابل ستائش ہے' بزرگی والا ہے۔"

پھر یہ دعا پڑھیں:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ» (صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، ح: ٥٨٨)

"اے اللہ! میں تجھ سے عذاب دوزخ' عذاب قبر' زندگی اور موت کے فتنے' اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔"

❁ پھر دائیں طرف منہ پھیر کر «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» کہیں پھر بائیں طرف منہ پھیر کر یہی کہیں۔

نماز کے احکام

① "قَبلِيَه" وہ سنتیں ہیں جو فرض سے پہلے ہوں اور "بَعْدِيَه" وہ جو فرض نماز کے بعد ہوں۔

② آہستہ آہستہ نماز ادا کرو۔ اپنے سجدہ کی جگہ نظر رکھو۔ ادھر ادھر نہ دیکھو۔

③ جب امام کی قراءت سنو تو سورۂ فاتحہ پڑھ کر خاموش رہو اور جب نہ سنو تو اس وقت سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت بھی پڑھ سکتے ہو۔

④ جمعہ کی دو رکعات فرض ہیں جو خطبہ کے بعد مسجد ہی میں ادا ہو سکتی ہیں۔

⑤ مغرب کے فرض تین ہیں۔ دو رکعتیں تو صبح کی نماز کی طرح ادا کرو اور جب التحیات (تشہد) ختم ہونے کو ہو تو سلام نہ پھیرو بلکہ تیسری رکعت کے لئے اٹھ کھڑے ہو اور تکبیر کہتے ہوئے کندھوں تک اپنے ہاتھ بلند کرو اور صرف سورۂ فاتحہ پڑھو اور اپنی نماز مکمل کر لو پھر دائیں اور بائیں سلام پھیرو۔

⑥ ظہر' عصر اور عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہیں۔ جیسے صبح کی نماز ادا کی تھی۔ ایسے ہی دو رکعت ادا کرنے کے بعد التحیات للّٰہ کے بعد سلام نہ پھیرو' تیسری پھر چوتھی رکعت کے لئے اٹھو اور صرف سورۂ فاتحہ پڑھو۔ اسی طرح اپنی نماز پوری کرو اور پھر دائیں اور بائیں سلام پھیرو۔

⑦ وتر تین رکعت ہیں دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دو۔ پھر اکیلی ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرو[1] اور بہتر ہے کہ رکوع سے قبل یہ دعا پڑھو جو حدیث سے ثابت ہے:

---

[1] یہی طریقۂ وتر راجح تر ہے۔ (بخاری' ابواب الوتر' باب ماجاء فی الوتر' ج :۹۹۱ ابن ماجه' باب ماجاء فی الوتر برکعة' ج :۱۱۷۷- ابن حبان' باب الفضل بین الشفع والوتر' ج : ٦٧٨) تاہم ایک سلام کے ساتھ بھی' درمیان میں تشہد کیے بغیر' پڑھنا جائز ہے۔ (دارقطنی' ۲/۲۵-۲۷- ابن حبان' ح:٦٨٠) اسی طرح ایک وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔ (بخاری' باب ذکر معاویة رضی اللہ عنہ ح : ۳۷٦۴-۳۷٦۵- ابن حبان' باب الوتر برکعة' ح :٦٨١)

«اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَلاَ يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ»(أبوداود، كتاب الوتر، باب القنوت في الوتر، ح: ١٤٢٥)

"اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور ان میں داخل کر جنہیں تو نے ہدایت دی مجھے عافیت دے اور ان میں شامل کر جنہیں تو نے عافیت دی۔ میرا کارساز بن اور ان میں شامل کر جن کا تو کارساز بنا اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور جو میرے حق میں فیصلہ کر رکھا ہے۔ اس کے شر سے مجھے بچا کیونکہ فیصلہ تو کرتا ہے۔ تیرے خلاف نہیں کیا جا سکتا جسے تو ولی بنالے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور جسے تو اپنا دشمن رکھے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ اے ہمارے پروردگار تو ہی برکت والا اور بلند ہے۔"[1]

---

[1] قنوت وتر کی دعا کے بعد نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان میں قیام اللیل کرتے تو رکوع کے بعد دعا کے آدھے حصے میں مشرکین کیلئے بددعا کرتے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے (ابن خزیمہ رقم:۱۱۰۰) اسلئے وتر کی دعا کے بعد "وصلی اللہ علی النبی" کہنا چاہیئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

﴿۸﴾ جب امام کی اقتدا میں شامل ہونا چاہتے ہوں تو کھڑے ہو کر تکبیر کہو۔ اگرچہ امام رکوع کی حالت میں ہو اس سے مل جاؤ اور اسے اپنی ایک رکعت شمار کر لو۔ ﴿۱﴾

﴿۹﴾ اگر تمہاری ایک یا زیادہ رکعتیں فوت ہو چکی ہوں تو امام سے مل کر آخر نماز تک اتباع کرو، مگر امام کے ساتھ سلام نہ پھیرو اور اٹھ کر باقی رکعتیں پوری کر لو۔

﴿۱۰﴾ نماز میں جلدی مت کرو۔ کیونکہ سرعت (تیزی)، نماز کو باطل کر دیتی ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو جلدی جلدی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے دیکھا تو اس سے کہا:

﴿۱﴾ کیا رکوع میں شامل ہونے والے صحابی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے رکعت شمار کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا تھا یا خود انہوں نے اپنی رکعت کو ادا کیا تھا یا نہیں؟ حدیث اس سلسلہ میں خاموش ہے اس بابت جو کچھ بھی کہا گیا ہے وہ محض احتمال کی بنیاد پر کہا جاتا ہے جبکہ دیگر شرعی دلائل سے یہ چیز اظہر من الشمس ہے کہ قیام اور سورۂ فاتحہ دونوں نماز کے رکن ہیں اور رکن رہ جائے تو عبادت ہی باطل ہو جاتی ہے قاعدہ یہ ہے کہ صراحت کو احتمال پر ترجیح دی جائے نہ کہ اس کے برعکس کیا جائے۔ بنابریں جسے امام کے ساتھ قیام کا تھوڑا سا حصہ بھی نہیں ملا اور فاتحہ بھی نہیں پڑھ سکا وہ اسے رکعت شمار نہیں کرے گا بلکہ سلام پھرنے کے بعد وہ کھڑا ہو کر اپنی اس رکعت کو مکمل کرے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

«اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ»

"لوٹ جاؤ اور دوبارہ نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔"

اس نے پھر ویسی ہی نماز پڑھی' آپ نے پھر وہی کلمات کہے۔ اس نے تیسری بار نماز پڑھی تو آپ نے پھر وہی الفاظ کہے۔ اب تیسری بار کہنے پر اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے نماز سکھلایئے تو آپ نے فرمایا:

«اِرْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا»(صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام ....، ح: ٧٥٧)

"اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو تو اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر بیٹھو تو اطمینان کے ساتھ بیٹھو۔"

⑪ جب نماز کے واجبات سے کوئی واجب رہ جائے۔ مثلاً آپ پہلا تشہد (قعدہ) چھوڑ گئے اور رکعات کی تعداد میں شک ہوا تو کم عدد پر انحصار کرو اور نماز کے آخر میں دو سجدے کرو اور سلام پھیرو۔ ایسے سجدے کو "سجدہ سہو" کہتے ہیں۔

نماز سے متعلق فرامین رسول ﷺ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ»(صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين، ح: ٦٣١)

"نماز ویسے ادا کرو' جیسے مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو۔"

«إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ» (صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين، ح: ٤٤٤)

"جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ادا کرے۔"(ان رکعتوں کو "تحیۃ المسجد" کہتے ہیں)

«لاَ تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلاَ تُصَلُّوْا إِلَيْهَا»(صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه، ح: ٩٧٢)

"قبروں پر (مجاور بن کر یا ویسے) مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔"

«إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ صَلاَةَ إِلاَّ الْمَكْتُوْبَةُ»(صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع . . . ، ح: ٧١٠)

"جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت اُس فرض دوسری نماز کے سوا کوئی نماز نہیں ہوتی۔"

«أُمِرْتُ أَنْ لاَّ أَكُفَّ ثَوْبًا»(صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب أعضاء السجود والنهي ....، ح:٤٩٠)

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (نماز کے دوران) کپڑا نہ سمیٹوں۔"

«أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، وَتَرَاصُّوْا» (صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب إقبال الإمام على الناس عند تسوية الصفوف، ح:٧١٩)

"اپنی صفیں سیدھی کرو اور خوب مل کر کھڑے ہو جاؤ۔"

(اور ایک روایت میں ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ، وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ»(صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب إلزاق المنكب بالمنكب ....، ح:٧٢٥)

"ہم اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ کندھا اور اس کے قدم کے ساتھ قدم خوب ملا کر کھڑے ہوتے تھے۔"

«إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ، وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا»(صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب المشي إلى

الجمعة، ح:٩٠٨)

"جب نماز (جماعت) کھڑی ہو جائے تو دوڑ کر مت آؤ بلکہ عام چال سے اطمینان سے چل کر آؤ جتنی رکعتیں تم جماعت سے پالو' وہ پڑھ لو اور جو رہ جائیں انہیں بعد میں پورا کرلو۔"

«اِرْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا»(صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام...، ح:٧٥٧)

"اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھی طرح کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سیدھی طرح بیٹھ جاؤ۔"

«إِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ»(صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود ووضع الكفين ...، ح:٤٩٤)

"جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور کہنیاں اوپر اٹھاؤ (یعنی زمین کے ساتھ لگا کر نہ رکھو۔)"

«إِنِّيْ إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ» (صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام ...، ح:٤٢٦)

"میں تمہارا امام ہوں لہٰذا رکوع و سجود میں مجھ سے آگے مت بڑھو۔"

«أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ فَإِنْ

صَلَحَتْ، صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ»(رواه الطبراني في الأوسط ٢/١٣ من زوائده، ح:١٨٥٩ وسلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم:١٣٥٨)

”قیامت کے دن انسان کے اعمال میں سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب ہو گا وہ نماز ہے۔ اگر نماز درست ہو گئی تو اس کے تمام اعمال درست ہو گئے اور اگر یہ درست نہ ہوئی تو باقی سب اعمال بھی درست نہیں ہوں گے۔“

نمازِ جمعہ اور باجماعت نماز کا وجوب

نماز جمعہ اور دیگر نمازیں باجماعت ادا کرنا مردوں پر واجب ہیں جس کے دلائل حسب ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ۝٩﴾ (الجمعة ٦٢/ ٩)

”اے ایماندارو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آجایا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے، اگر تم (یہ بات) جان لو۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلٰى قَلْبِهِ»(سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة، ح:١٠٥٢)

"جو شخص تین جمعے معمولی بات سمجھ کر چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔"

«لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ»(صحيح بخاري، كتاب الخصومات، باب إخراج أهل المعاصي والخصوم ....، ح:٢٤٢٠)

"میں نے ارادہ کیا کہ (کسی کو) نماز (جماعت کروانے) کا حکم دوں پھر اقامت ہو جائے تو (خود) ان لوگوں کے گھروں کو جاؤں جو بلاعذر نمازیں گھروں میں ادا کرتے ہیں۔ پھر میں انہیں آگ لگا کر جلا ڈالوں۔"

«مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، فَلَمْ يَأْتِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ» (سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، ح: ٧٩٣)

"جو شخص اذان سنے پھر بلاعذر مسجد کو نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

«أَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْمٰى، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ، إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ، فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وَلّٰى

دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَأَجِبْ»(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب یجب إتیان المسجد علی من سمع النداء، ح: ٦٥٣)

"ایک نابینا شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے مسجد تک پہنچانے والا کوئی بھی نہیں۔ گویا اس نے رسول اللہ ﷺ سے رخصت چاہی۔ آپ نے اسے رخصت دے دی۔ پھر جب جانے لگا تو آپ نے اسے بلا کر پوچھا: اذان کی آواز سنتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا: تو پھر اسے قبول کرو" (یعنی اذان سننے کے بعد مسجد ضرور آؤ)۔"

«مَنِ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ» (صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، ح: ٨٥٧)

"جس شخص نے غسل کیا۔ پھر جمعہ ادا کرنے آیا۔ تو سنتیں پڑھیں جو اس کے مقدر تھیں۔ پھر خاموش ہو کر بیٹھا رہا تا آنکہ امام اپنے خطبے سے فارغ ہوا۔ پھر اس کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی' اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے اور مزید تین دنوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جس شخص کو یہ بات خوشگوار لگے کہ کل اللہ تعالیٰ سے بحالت مسلمان ملاقات کرے' اسے چاہیئے کہ ان پانچ نمازوں کی محافظت کرے جبکہ ان کی اذان دی جائے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے مشروع کئے اور یہ (نمازیں) ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں ادا کرنے لگو گے جیسا کہ نماز سے پیچھے رہنے والے کرتے ہیں تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور جب بھی کوئی آدمی اچھے طریقے سے وضوء کرکے مسجد کی جانب چل پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم چلنے کے بدلے میں نیکی لکھ دیتے' ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور عہد نبوی میں ہماری حالت یہ تھی کہ نماز سے پیچھے رہنے والے ایسے منافق ہوتے تھے جن کا نفاق معلوم تھا اور بلاشبہ کسی (مریض) آدمی کو دو آدمیوں کا سہارا دے کر مسجد میں لایا جاتا اور صف میں (نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے) کھڑا کر دیا جاتا۔" [1]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ،

---

[1] (صحیح مسلم' کتاب المساجد' باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الهدی' ح: ۶۵۴)

وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِـيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ اللَّيْلَ كُلَّـهُ»
(صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل العشاء والصبح في جماعة، ح:٦٥٦)

”جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے نصف رات قیام کیا اور جس نے (عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے ساتھ) صبح کی نماز بھی باجماعت ادا کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے پوری رات قیام کیا۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً»(صحيح بخاري، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، ح:٦٤٥ وصحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد ...، ح:٦٥٠)

”باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گناہ زیادہ افضل ہے۔“

اولاد کی تربیت صالح ہو تو ایک نعمت ہے وگرنہ یہ ایک فتنہ اور وبال بن جاتی ہے۔ دین و شریعت میں اولاد کی تربیت والدین کے لیے ایک فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ والدین اپنے بچوں کی اسلامی تربیت کیسے کریں۔ یہ مختصر مگر جامع مضمون اسی ضرورت کو آئینہ سیرت کے حوالے سے پیش کرتا ہے۔ جدید علم نفسیات کی روشنی میں بچپن میں جن جذبات اور عادات کی تشکیل ہو جائے اس کے اثرات تمام عمر شخصیت و کردار پر واضح دکھائی دیتے ہیں۔ آیئے ہم اس کتاب کی روشنی میں اپنے بچوں کے مستقبل کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ یہ ایک فرض بھی ہے اور قرض بھی...... جس کی مسئولیت ہمارے ذمہ ہے۔ دارالسلام نے اس کتاب کے ذریعے بچوں کی تعمیرِ سیرت کا فرض ادا کیا ہے۔

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
لندن • ہیوسٹن • نیو یارک
دارالسلام
DARUSSALAM